

Name : Sobia

Batch : 47

Assignment: Islamic Studies

Assignment NO: 3

Topic: Fasting (Roza)

Submitted to: Sir Muhammad Raza Ansari

روزہ

معنی و مفہوم:

روزہ ایک ایسی عبادت ہے - روزہ کے لئے
فربی کا لفظ صوم استعمال ہوتا ہے جس کا معنی ہے کسی کام
سے رکتا۔ روزہ ایک مخصوص وقت کے لئے کھانے پینے
اور جماع سے (کنہر کا نام) ہے۔ مسلمانوں پر سال میں ایک
مہینہ رمضان المبارک کے روزے فرض کیے گئے ہیں۔
یہ مہینہ کبھی انیس دن کا ہوتا ہے اور کبھی بیس دن کا
روزہ کی فرضیت و اہمیت قرآن و حدیث کی روشنی میں:
روزہ کی فرضیت و اہمیت کے متعلق بہت سے ارشادات
دہائی اور نبویؐ موجود ہیں جن سے ہم چند ایک کا
ذکر کر رہے ہیں۔

آیات قرآنیہ:

ترجمہ: اے لوگوں جو ایمان لائے ہو تم پر
روزہ فرض کر دیتے گئے ہیں جس طرح تم سے پہلے انبیاء
کے پیروؤں پر فرض کیے گئے تھے تاکہ تم میں تقویٰ کی
صفت پیدا ہو۔ چند مفرد دنوں کے روزے ہیں (سورۃ البقرہ آیت نمبر
183، 184)

ترجمہ: رمضان وہ مہینہ ہے جس میں قرآن نازل کیا گیا جو
انسانوں کے لئے سراسر ہدایت ہے اور ایسی واضح
تعلیمات پر مشتمل ہے جو راہ راست دکھانے والی اور حق و
باطل کا فرق کھول کر رکھ دینے والی ہیں۔ پس تم میں
سے جو شخص اس مہینے کو پائے اس کو لازم ہے کہ
اس مہینے کے روزے رکھے۔ (سورۃ البقرہ آیت نمبر 185)

ترجمہ: اور گھاؤ اور پیو۔ یہاں تک کہ تم کو سیاہ دھاری
سے صبح کی سفید دھاری نمایاں نظر آجائے تب
راف تک روزہ پورا کرو۔ (سورۃ البقرہ آیت نمبر 187)
احادیث نبویہ:

(11)

(12)

حدیث نمبر 1: حضرت عبداللہ بن عمرؓ بیان کرتے ہیں
کہ حضور اکرمؐ نے عاشورہ کا روزہ لکھا اور دوسروں کا
بھی اس کا حکم دیا لیکن جب رمضان کے روزے فرض
ہوئے تو عاشورہ کا روزہ منسوخ ہو گیا۔

حدیث نمبر 2:

(13)

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ:
”جب رمضان آتا ہے تو جنت کے دروازے کھل جاتے ہیں۔“

حدیث نمبر 3:

(14)

(15)

(16)

(17)

حضرت ابوہریرہؓ سے ہی دوسری روایت ہے کہ حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ:
”جب رمضان شروع ہوتا ہے تو آسمان کے دروازے کھل جاتے
ہیں اور جہنم کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں اور
شیاطین جکڑ دیئے جاتے ہیں۔“

حدیث نمبر 4:

(18)

(19)

حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ:
”چاند دیکو کہ روزے شروع کرو اور چاند دیکو کہ روزے
ختم کرو اور اگر بادل آجائے تو تیس دن پورا کر لو۔“

حدیث نمبر 5:

(10)

(11)

(12)

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ:
”جس نے ایمان کی حالت میں نواں کی نیت سے شب قدر
میں قیام کیا، اس کے پچھلے گناہ معاف کر دیئے گئے اور
جس نے ایمان کی حالت میں نواں کی نیت سے رمضان
کے روزے رکھے، اس کے پچھلے گناہ معاف کر دیئے گئے۔“

حدیث نمبر 6:

(13)

(14)

(15)

(16)

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ:
”روزہ دار کے لئے دو خوشیاں ہیں: ایک وہ افطار کے
وقت خوش ہوتا ہے اور دوسرے جب وہ اپنے
مالک سے ملے گا تو اپنے روزے کے ثواب کی وجہ
سے خوش ہوگا۔“

روزہ کے احکام:

ذیل میں روزہ کے احکام میں سے چند اہم

- (1) روزہ رکھنے کے لئے نیت ضروری ہے۔
- (2) رمضان کے روزہ کے نیت صبح صادق کے طلوع سے قبل کرنی چاہئے، البتہ اگر کوئی اس وقت نیت نہیں کر سکا تو طلوع صبح صادق سے غروب شمس کے کل وقت کے نصف تک بھی اگر وہ نیت کر لے تو روزہ ہو جائے گا، بشرطیکہ اس نے اس وقت تک کچھ بھی کھایا یا نہ پیو اور جماع نہ کیا ہو۔
- (3) روزے کے وقت صبح صادق کے طلوع سے غروب آفتاب تک ہے۔
- (4) روزہ میں گھواڑے، سینے اور جماع سے رکنا جاتا ہے۔
- (5) بھول کر کھاپی لینے سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔
- (6) سینہ میں اختلام ہو جانے سے بھی روزہ نہیں ٹوٹتا۔
- (7) قے سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔
- (8) اگر جان بوجھ کر منہ بھر کر قے کی جائے تو قضا لازم ہوگی البتہ کفارہ نہیں ہوگا۔
- (9) پیٹ یا سر کے زخم پر ایسی دوائی لگائی جائے کہ اس کا اثر پیٹ کے اندر یا دماغ تک پہنچ جائے تو اس سے روزہ ٹوٹ جائے گا۔
- (10) کسی چیز کے صرف منہ میں لے جانے سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔
- (11) جان بوجھ کر روزہ توڑنے سے قضا بھی لازم ہوگی اور کفارہ بھی۔
- (12) عورت کے لئے جائز ہے کہ اگر کوئی بغیر روزہ کے قریب موجود نہیں ہے تو روزہ کی حالت میں بچے کے لئے کھانا چبایا کر اسے کھلائے۔
- (13) مریض اور مسافر کو روزہ موخر کرنے کی اجازت ہے۔
- (14) حاملہ یا بچے کو دودھ پلانے والی کو اگر بچے سے متعلق خدشہ ہو تو اس کے لئے بھی روزہ مؤخر کرنا جائز ہے۔
- (15) حنفی اور نفاس والی عورت اورے نہ رکھے اور بعد میں ان کی قضا کرے۔
- (16) بوڑھا آدمی جو روزہ رکھنے کی استطاعت نہ رکھتا ہو، 90 یا روزہ کے بدلے ایک مسکین کا کھانا کفارہ دے۔

(17) رمضان کے درمیان بلوغت یا قبولِ اسلام سے صرف باقی روزے لازم ہوں گے۔ پہلے روزے جو گزر چکے ان کی قضا لازم نہیں ہے۔

(18) اگر کوئی یہ سمجھ کر کھاتا رہے کہ ابھی صبح صادق طلوع نہیں ہوئی اور بعد میں معلوم ہو کہ صبح صادق تو طلوع ہو چکی تھی تو اب اس کی صرف قضا ہوگی کفارہ نہیں۔

(19) اگر یہ سمجھ کر روزہ افطار کر لیا کہ سورج غروب ہو چکا ہے اور بعد میں معلوم ہوا کہ سورج غروب نہیں ہوا تھا تو اس کی بھی صرف قضا ہوگی کفارہ نہیں۔

(20) روزہ اجلاسِ رگاز سے نہیں ٹوٹتا۔

(21) افطاری حالت میں روزہ قبل از وقت افطار کیا جاسکتا ہے اور اس کی قضا ہوگی کفارہ نہیں۔

روزہ کے انفرادی و اجتماعی زندگی پر اثرات:

انفرادی زندگی پر اثرات:

(1) تعمیرِ سیرت:

روزہ دار چونکہ ایک پورا مہینہ گناہ و عصیان بلکہ عام حالات میں کچھ جائز امور سے بھی اجتناب کرتا ہے، اس سے باقی مہینوں میں بھی اسکی سوچ میں تبدیلی آتی ہے اور وہ گناہوں سے اجتناب کرتا ہے اور اسکی سیرت بھی تعمیر ہوتی ہے اور وہ نفس کی پاکیزگی کی طرف مائل ہوتا ہے۔

(2) ضبطِ نفس:

روزہ کی حالت میں چونکہ کچھ ایسے امور سے بھی ایک مخصوص وقت میں اجتناب لیتا جاتا ہے جو کہ عام حالات میں جائز اور روا ہوتے ہیں، اس سے روزہ دار میں ایسی نفسانی خواہشات پر کنٹرول اور ضبطِ نفس کی صلاحیت پیدا ہوتی ہے۔

(3) نامساعد حالات کی تیاری:

روزہ میں بھوک و پیاس برداشت کرنے سے انسان میں یہ صلاحیت پیدا ہوتی ہے کہ اگر کبھی اس پر فاقہ کشی و شہرہ سے نامساعد حالات بھی آجائیں تو وہ ان سے گھبراتا نہیں ہے۔

(4) بیماریوں سے تحفظ:

حدید تحقیقات سے یہ ثابت ہو چکا ہے کہ ایک ماہ کے مسلسل روزے کئی قسم کی بیماریوں سے تحفظ کا باعث بنتے ہیں اور خاص طور پر معدے کی اصلاح میں معاون ہیں۔

(5) فلاح اُخروی کی ابتداء رمضان 2014ء سے ہوئی ہے اور روزہ دار کے دل میں اُخروی فلاح کی امید پیدا ہوتی ہے اور وہ مایوسی کے تاریک سالوں سے باہر آجاتا ہے۔
(6) رمضانِ الہی کا حصول:

روزہ رمضانِ الہی کے حصول کا بھی ذریعہ ہے اور ظاہر ہے جسے رمضانِ الہی حاصل ہوگا وہ اسے گویا دنیا و آخرت کی سبب دولتیں مل گئیں۔

اجتماعی زندگی پر اثرات:

(1) اخوت و مساوات:

رمضان المبارک کا پورا مہینہ جب مسلمان اکٹھے بھوکے پیاس برداشت کرتے ہیں اور عبادتِ کئی طرف مائل رہتے ہیں تو ان میں آپس میں اخوت و مساوات کی فضا قائم ہوتی ہے۔

(2) باہمی ہمدردی:

روزہ دار جب بھوک و پیاس برداشت کرتا ہے تو اس کے دل میں ان غریبوں کے آئے احساس بیدار ہوتا ہے کہ جو فاقہ کشی کے عالم میں زندگی گزار رہے ہیں۔ اس طرح معاشرہ میں باہمی ہمدردی کے جذبات پروان چڑھتے ہیں۔

(3) اخلاقی اقدار کا فروغ:

جب معاشرہ میں باہمی ہمدردی کے جذبات پیدا ہو جائیں تو غریبوں و یتیموں کے لئے بھی احساس بیدار ہوگا اور مقابلہ میں ان احساس کرنے والوں کے لئے بھی غریبوں و یتیموں کے دل میں ایک ایسا مقام پیدا ہوگا۔ اس طرح اخلاقی اقدار کو فروغ حاصل ہوگا۔

(4) اعلیٰ روایات کی ترویج:

جب معاشرہ میں باہمی ہمدردی کے جذبات ہونگے اور اخلاقی اقدار کو فروغ حاصل ہوگا تو معاشرہ انجمنوں اور نیلیوں کی طرف مائل ہوگا اور اس طرح معاشرہ میں اعلیٰ روایات کی ترویج ہوگی۔

(5) خوبصورت معاشرہ کی تشکیل:

جب معاشرہ میں باہمی ہمدردی کے جذبات ہوں، اخلاقی اقدار کو فروغ ہو اور انجمنوں اور نیلیوں کی طرف لوگوں کا رجحان ہو تو یقیناً وہ معاشرہ ایک خوبصورت اور مثالی معاشرہ بن جائے گا۔